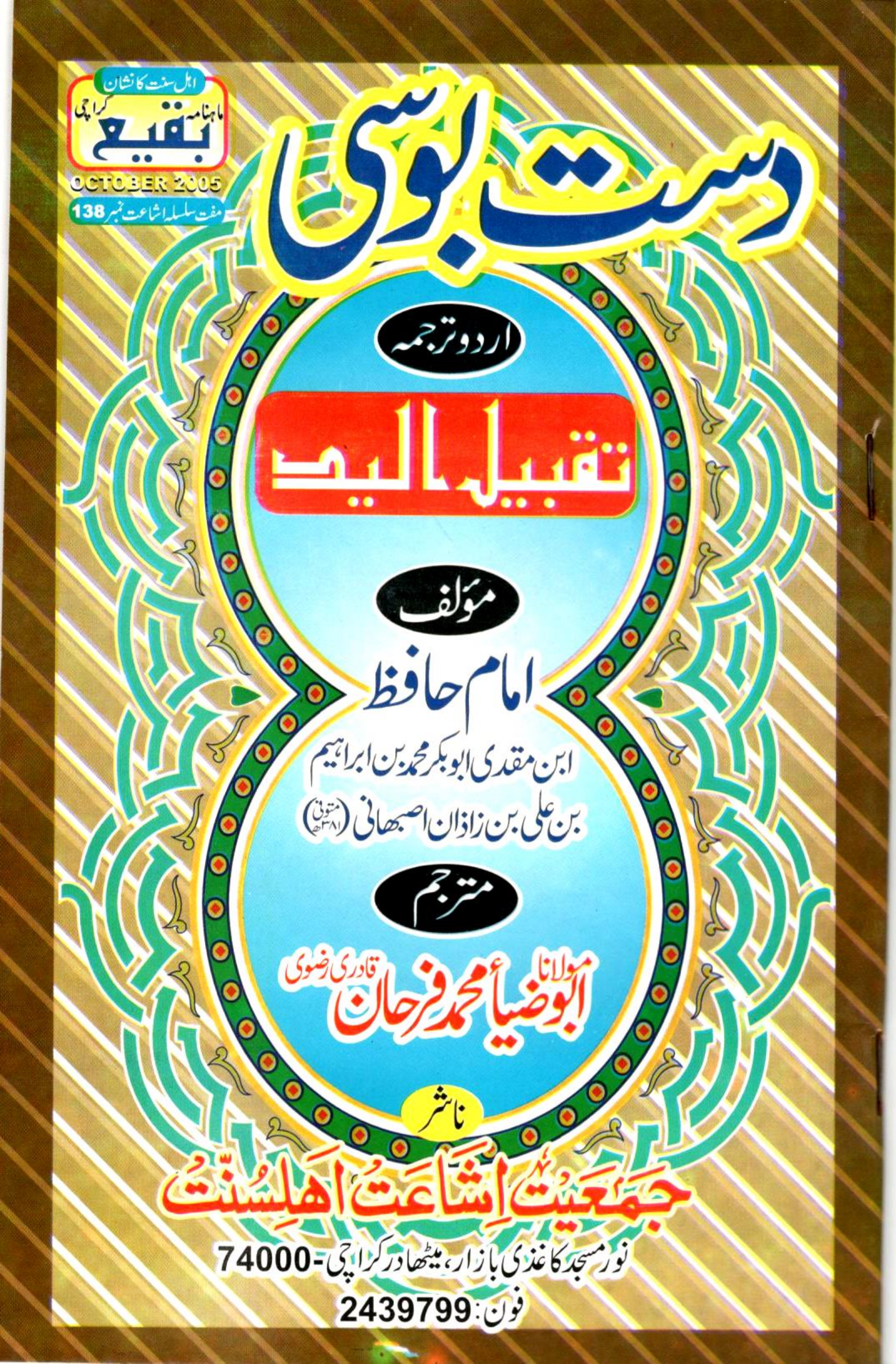


اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
OCTOBER 2005
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 138
دست بوسی
اردو ترجمہ
تقبیل الید
مؤلف
امام حافظ
ابن مقدی ابو بکر محمد بن ابراہیم
بن علی بن زاذان اصبھانی (متوفی ۳۸۱ھ)
مترجم
مولانا ابو ضیا محمد فرحان قادری رضوی
ناشر
جمعیت اشاعت اہلسنت
نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر کراچی-74000
فون: 2439799

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

نام کتاب: دست بوسی اُردو ترجمہ تَقْبِيْلُ الْيَدِ

مؤلف : امام حافظ ابوبکر بن المقری (متوفی ۳۸۱ھ)

اُردو ترجمہ: مولانا ابو الضیاء محمد فرحان قادری رضوی

نظرِ ثانی : اُستاذِ محترم حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب مدظلہ

پیشِ لفظ : اُستاذِ محترم حضرت علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی صاحب مدظلہ

ضخامت : 64 صفحات

تعداد : 2000

مفت سلسلہ اشاعت: 13[illegible]

☆☆ ناشر ☆☆

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی ـ 74000

فون: 2439799

نوٹ: ہدیۃً یہ رسالہ جیلانی پبلشرز

کتاب مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی (فون: 2736009) سے بھی طلب کی جاسکتا ہے۔

پیشِ لفظ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ، وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيْهِ وَالْجَافِي عَنْهُ، وَإِكْرَامِ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ" أخرجه أبو داود (٤٨٤٣) وحسّنه النووي والحافظان العراقي وابن حجر۔ یعنی اللہ ﷻ کی تعظیم سے یہ بھی ہے کہ انسان سفید ریشوں اور علومِ قرآن کے ماہرین جو قرآن کریم میں غلو سے کام نہیں لیتے ہیں اور نہ اس سے انحراف کرتے ہیں ان کی تعظیم کرے اور عادل مسلمان بادشاہ کی تعظیم کرے۔

اور حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑے کے حق کو نہ پہچانا وہ ہم سے نہیں أخرجه البخاري في "الأدب المفرد"، والحاكم في "المستدرك"۔

اور حضرت طاؤس تابعی فرماتے ہیں: چار کی توقیر کرنا سنّت ہے: (۱) عالمِ دین (۲) بوڑھا (۳) عادل بادشاہ (۴) والد۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ نبی ﷺ کے فرمان: "الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ" کی بجاآوری کرتے ہوئے اہلِ علم وفضل کی تعظیم وتوقیر کریں، ان کا احترام کریں جن کے مقام کو اللہ تعالیٰ نے بلند فرمایا، جن کے لئے اہلِ آسمان وزمین کو مسخر فرمایا، جن کے لئے ملائکہ حتی کہ پانی میں مچھلیاں اور چیونٹیاں اپنے بلوں میں بخشش کی دعا مانگتے ہیں۔

اور مظاہرِ اسلام سے یہ بھی ہے کہ اہلِ علم وصلاح کی دست بوسی کی جائے۔ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کا ہاتھ اس کے علم یا شرف کی بنا پر چومتا ہے تو جائز ہے۔ اور نبی ﷺ کے دستِ اقدس کا بوسہ تقرب الی اللہ ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی لکھتے ہیں قَبِّلْ یَدَ الْخِیرَةِ أَهْلِ التُّقٰی۔ وَلَا تَخَفْ طَعْنَ أَعَادِیْهِمْ۔ یعنی اہلِ خیر اور تقویٰ کا ہاتھ چوما کرو اور ان کے دشمنوں کے طعن کی پرواہ نہ کرو۔

رَیْحَانَةُ الرَّحْمٰنِ عُبَّادُهٗ ☆ وَشَمُّهَا لَثْمُ أَیَادِیْهِمْ

یعنی، اللہ ﷻ کے خوشبو دینے والے پھول اس کے عبادت گزار بندے ہیں۔ ان خوشبودار پھولوں کو سونگھنا ان کے ہاتھوں کو چومنا ہے۔

اور زیرِ نظر رسالہ امام حافظ ابو بکر بن المقریٰ (متوفی ۳۸۱ھ) کی روایت کردہ احادیث کا مجموعہ ہے جو کہ منتہی کے لئے یاد دہانی اور مبتدی کے لئے آنکھیں کھولنا ہے، اور اہلِ علم و صلاح کی دست بوسی کے منکرین کے خلاف حجّت ہے۔ جس کا الحمد للہ ہمارے مدرسہ کے فارغ التحصیل فاضل محترم جناب محمد فرحان القادری نے اُردو میں ترجمہ کیا جسے جیلانی پبلشرز، اُردو بازار، کراچی نے حال میں شائع کیا اور جمعیت اِشاعتِ اہلِ سنّت (پاکستان) مترجم اور ناشر کی اجازت سے اپنے مفت سلسلۂ اشاعت میں اسے شائع کر رہی ہے۔

جمعیت اشاعت اہلِ سنّت (پاکستان) جہاں مختلف طریقوں سے دینِ متین کی خدمت اور اہلِ اسلام کے عقائد و اَعمال، اخلاق و کردار کی اِصلاح کا کام انجام دے رہی ہے اسی سلسلہ کی ایک کڑی مفت سلسلۂ اشاعت ہے، جس میں آج تک تقریباً ایک سو سینتیس (۱۳۷) کتب و رسائل مفت شائع ہو کر ملک کے مختلف حصوں میں بسنے والے اہلِ اسلام تک پہنچ چکے ہیں۔ اور اس رسالہ کا مفت سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۳۸ ہے۔ اُمید ہے کہ قارئینِ کرام اس سے بھی استفادہ کرتے ہوئے جمعیت کے کارکنان کی اِستقامت اور اس میں دینی ادارے کی ترقی اور مترجم موصوف اور ان کے اساتذہ کے علم و عمل میں برکت کے لئے دُعا فرمائیں گے۔

فقط محمّد ذاكر الله النقشبندي
ركن تحقيقات النصوص الشرعية والثقافة الإسلامية
لجمعية إشاعة أهل السنة (باكستان)

تقریظ مبارک

استاذ محترم حضرت علامہ مولانا مفتی

محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب مدظلہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین اما بعد

دنیا والوں کی تمام کی تمام محبتیں، ساری کی ساری عقیدتیں اور کل کے کل عشق صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی حضور ﷺ کے ساتھ محبت، عقیدت اور عشق پر قربان۔ ان کے مقابلے میں لیلی مجنوں، سسی پنوں، ہیر رانجھا اور شیریں فرہاد کی محبت وعشق کے قصے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی حضور ﷺ کے ساتھ ایسی محبت وعقیدت اور ان کے عشق کو دیکھ کر اس وقت کے منافقین، مخالفین و [illegible] نے ان تسلیم ورضا کے پیکر صحابہ کو پاگل، بے وقوف اور دیوانہ کہہ دیا۔ جس کی گواہی خود قرآن نے ان مقدس کلمات میں دی:

﴿وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ﴾ ترجمہ: اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے

تو وہ جواب میں کہتے:

﴿اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ﴾ ترجمہ: کیا ہم احمقوں کی طرح سے ایمان لائیں

تو اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمہ: سنتا ہے! وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں

(کنزالایمان)

ان مقدس ہستیوں کی دیوانگی کیا تھی؟ صرف یہی تھی کہ وہ کائنات کی ہر چیز سے زیادہ اللہ ورسول ﷻ وﷺ سے محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ ان کی محبت واطاعت میں اپنی عزیز جان کو قربان کردینا ان کے لئے سب سے بڑھ کر قابلِ فخر عمل تھا۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کی اس والہانہ محبت میں سے بطور محبت آپ ﷺ کے دستائے اقدس اور قدمین شریفین کو بوسہ دینا بھی ہے۔

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو یہ شرف اور خصوصیت بھی حاصل ہے کہ انہیں محبوبِ کبریا ﷺ کے جسم اطہر، دستِ اقدس، پاؤں مبارک چومنے کا شرف حاصل ہوا۔ مختلف حیلوں اور بہانوں سے کوشش کرتے کہ ہمیں آپ ﷺ کے جسم اقدس کا بوسہ نصیب ہوجائے۔

امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں آپ ﷺ کے ایک غلام کے اس عشق کا واقعہ نقل کیا ہے انہوں نے حضور ﷺ سے اجازت لی اور آپ کی قمیص مبارک میں داخل ہوکر آپ ﷺ سے لپٹ گئے اور جسم اطہر کو چوما۔ (۱/۲۳۵)

اسی طرح کتب احادیث اورکتبِ سیر میں صحابۂ کرام کا عقیدت ومحبت میں آپ ﷺ کے سر اقدس، پیشانی مبارک، چہرۂ اقدس، دستائے مبارکہ، قدمین شریفین، اسی طرح پہلو، گھٹنوں، بطن اطہر اور مہر نبوت کو چومنے کے واقعات سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، مسند احمد، شمائل ترمذی، مستدرک للحاکم، ابنِ خزیمہ، شمائل الرسول لابن کثیر، مشکاۃ المصابیح، ہدایۃ الرواۃ لابن حجر، فتح الباری لابن حجر، الاِصابہ، اعلام النبیل، ابن عساکر، الصارم المسلول، البدایہ، کنز العمال، تفسیر ابنِ جریر، سبیل الھدی والرشاد، الادب المفرد، تفسیر طبری، حلیۃ الاولیاء، تفسیر الدر المنثور، المعجم الکبیر، مسند ابی یعلی، المصنف لابن ابی شیبہ، سنن النسائی، سنن ابنِ ماجہ وغیرہا کتب احادیث وسیر میں مذکور ہیں۔

اور زیرِ نظر رسالہ ''تَقْبِیْلُ الْیَد'' یعنی 'دست بوسی' جیساکہ نام سے ظاہر ہے یہ صحابۂ کرام کی نبی کریم ﷺ سے والہانہ عقیدت کے چند واقعات کا مجموعہ ہے جسے امام ابو

جعفر طحاوی جیسے محدثین کے شاگرد اور امام ابو نعیم اصفہانی جیسے محدثین کے استاذ حضرت امام حافظ ابن المقری ابو بکر محمد بن ابراہیم بن علی بن زاذان اصفہانی (۲۸۵ھ۔۳۸۱ھ) نے جمع کیا۔

پانچ سال قبل میں نے یہ کتاب جمعیت اِشاعت اہلسنت (پاکستان) کی لائبریری میں دیکھی اور اپنے پاس رکھ لی کہ اس کا ترجمہ کرکے سلسلۂ مفت اِشاعت میں شائع کریں گے۔ مگر اتنا عرصہ گزر گیا نہ وقت میسر آیا اور نہ ہی توفیق حاصل ہوئی کہ اس سال (۱۴۲۶ھ) ماہِ رجب کی ۲۶ ویں شب کو دورۂ حدیث شریف ختم ہونے کے بعد دورہ کے طلباء کی چھٹی ہوگئی تو اکثر سے رابطہ نہ رہا، ان میں سے مولانا محمد فرحان زید علمہ بھی تھے، زمانۂ طالب علمی میں بڑے ہونہار اور خاص طور پر دار الافتاء میں میرے ساتھ معاونت کرنے والے رہے۔ تقریباً ڈیڑھ دو ماہ بعد مولانا کا فون آیا کہ ایک کتاب بھیج رہا ہوں آپ نے اُسے دیکھنا ہے، بہر حال کتاب ملی تو دیکھ کر خوشی ہوئی کہ الحمد للہ پڑھاتے وقت مولانا سے دل میں جو تمنا اور اُمید تھی انہوں نے اس کی جانب قدم اٹھایا ہے۔ اور وہ کتاب جس کے ترجمہ کی خواہش تھی وہ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کے ہاتھ سے ہوگیا۔

موصوف کے ترجمہ کو احقر نے بالاستعاب پڑھا اور تخریج وتعلیق کو دیکھا، کہیں ضرورت محسوس ہوئی تو تصحیح واضافہ بھی کیا ہے۔ بہر حال بہت اچھا کام ہے جو انہوں نے کیا اور اس کے علاوہ موصوف کی دیگر تالیفات بھی میری نظر سے گزری ہیں تقریباً ہر ایک کو طباعت سے قبل بالاستعاب پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اُسے موصوف کے اور ان کے والدین اور مجھ سمیت جملہ اساتذہ ومعاونین کے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ۔

محمد عطاء اللہ نعیمی غفرلہ

رئیس دار الافتاء

جمعیت اشاعتِ اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، کراچی۔

کچھ مؤلف کے بارے میں

آپ کا اسمِ گرامی اور نسب:

آپ امام حافظ ابو بکر محمد بن ابراہیم بن علی بن عاصم بن زاذان اصبہانی ہیں اور آپ کی شہرت ابن مقری سے ہے۔

آپ کی ولادت:

آپ اصبہان میں سن ۲۸۵ھ میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم:

آپ نے پہلی سماعت حدیث تین سو (۳۰۰) سن ہجری کے قریب کی، جبکہ آپ کی عمر پندرہ (۱۵) برس تھی۔

طلبِ علم کے لئے آپ کی مساعی:

امام ابنِ مقری نے فرمایا کہ، میں نے طلبِ علم کے لئے (تمام) مشرق ومغرب چار مرتبہ گھوما۔

یوں ہی فرمایا: میں نے نسخۂ مفضل بن فضالہ کے حصول کے لئے ستر (۷۰) مرحلے (جو تقریباً ۳۰۰۰ کلومیٹر بنتے ہیں) چلا۔

اور فرمایا، مین دس مرتبہ بیت المقدس گیا اور چار (۴) حج بھی کئے۔ اور (مختلف اوقات میں کل) پچیس (۲۵) ماہ مکہ مکرمہ میں رہا۔

حافظ امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ابن مقری نے کم وبیش پچاس شہروں سے احادیث کی سماعت کی ہے۔

امام ابن مقری (مؤلف کتاب ھذا) نے فرمایا: میں، امام طبرانی اور امام ابن حبان مدینہ منورہ میں تھے، ہمارے پاس زادِ راہ (کھانے پینے کا سامان ومال) ختم ہوگیا تو ہم نے لگاتار روزے رکھنے شروع کردیئے تو جب عشاء کا وقت ہوا تو میں روضۂ اقدس پر حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! بھوک!!۔ تو امام طبرانی نے مجھ سے فرمایا: یہیں بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ یا تو رزق مل جائے یا موت۔ پھر میں اور امام ابن حبان نماز کے لئے گئے تو دروازے پر ایک صاحب جو کہ علوی تھے، آئے، ہم نے دروازہ کھولا تو اس کے ساتھ دو بچے تھے جو دو ٹوکرے لئے کھڑے تھے جن میں بہت سی چیزیں تھیں۔ علوی صاحب نے فرمایا، آپ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں (بھوک کی) شکایت کی، اور (آپ کا حال) میں نے خواب میں دیکھا اور مجھے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ آپ کو کچھ پیش کروں۔ اس قصہ کو امام حافظ ناقد شمس الدین ذہبی نے "سیر اعلام النبلاء" اور "تذکرۃ الحفاظ" میں ذکر فرمایا ہے۔

آپ کا زہد ومرتبہ:

حافظ ابو موسی مدینی نے ابن مقری کے حالات میں فرمایا کہ انہیں معمر بن فاخر نے بیان کیا، فرمایا کہ مجھے میرے چچا نے بیان کیا، فرمایا کہ، میں نے ابو نصر بن ابی الحسن کو فرماتے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابن سلامہ کو فرماتے سنا، کہ اسماعیل بن عباد سے کہا گیا کہ تم تو معتزلی ہو اور ابن مقری محدث، تو کیا وجہ ہے کہ تم ان سے محبت کرتے ہو؟ اور اس نے جو وجوہات بیان کیں ان میں ایک وجہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں

نبی کریم ﷺ کا دیدار کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو سویا پڑا ہے جبکہ اللہ کا ولی تیرے دروازے پر کھڑا ہے!، تو میں فوراً اُٹھا اور پکارا، کون ہے دروازے پر!!؟ تو فرمایا: ابو بکر بن مقری۔

امام ابن مقری نے فرمایا: مجھے ایک رات میں ڈیڑھ سو (۱۵۰) مرتبہ حجرِ اسود چومنے (یعنی استلامِ حجر) کی سعادت حاصل ہوئی۔ (یعنی ایک سو پچاس (۱۵۰) کو سات سے ضرب دیں تو جواب ایک ہزار پچاس (۱۰۵۰) آئے گا، معنی یہ ہیں کہ آپ نے اس رات بیت اللہ شریف کے گرد ایک ہزار پچاس (۱۰۵۰) چکر کی سعادت حاصل کی)۔

آپ کے مشائخ:

- ابراہیم بن محمد بن الحسن متویہ (یہ پہلے شیخ ہیں جن سے مؤلف نے روایت کی)
- احمد بن ابان صوفی
- محمد بن علی فرقدی
- عمر بن ابی غیلان
- محمد بن نصیر بن ابان مدینی
- ابو بکر باغندی
- حامد بن شعیب
- ابو القاسم بغوی
- عبدان الجوالیقی (ان سے اہواز میں سماعت کی)
- ابو یعلی موصلی (صاحبِ مسند ابی یعلی، ان سے موصل میں سماعت کی)

- محمد بن الحسن ابن قتیبہ (ان سے عسقلان میں سماعت کی)
- اسحاق بن احمد خزاعی
- مفضل بن احمد جندی
- ابنِ منذر (ان سے مکہ مکرمہ میں سماعت کی)
- عبداللہ بن زیدان بجلی
- علی بن عباس مقانعی (ان سے کوفہ میں سماعت کی)
- عبداللہ بن محمد بن سلم
- ابراہیم بن مسرور (ان سے حلب میں سماعت کی)
- احمد بن یحیٰی بن زُہیر (ان سے تستر میں سماعت کی)
- احمد بن ھشام بن عمار
- محمد بن الفیض
- سعید بن عبدالعزیز
- محمد بن خریم (ان سے دِمشق میں سماعت کی)
- محمد بن المعافی (ان سے صیدا میں سماعت کی)
- مکحول بیروتی (ان سے بیروت میں سماعت کی)
- محمد بن عمیر (ان سے رملہ میں سماعت کی)
- مامون بن ہارون (ان سے عکا میں سماعت کی)
- مضاء بن عبدالباقی (ان سے اَذَنہ میں سماعت کی)
- جعفر بن احمد بن سنان

- محمد بن علی بن زوح
- محمد بن تمام بهرانی (ان سے حمص میں سماعت کی)
- حسین بن عبداللہ القطان (ان سے رقہ میں سماعت کی)
- محمد بن زبان
- علی بن احمد بن علاّن
- ابو جعفر طحاوی
- داؤد بن ابراہیم بن رُوزبہ
- کہمس بن معمر (ان سے مصر میں سماعت کی)
- ابو عروبہ الحسین بن محمد بن ابی معشر (ان سے حران میں سماعت کی)
- هدبۃ بن خالد عمرو بن احمد بن اسحاق (ان سے اھواز میں سماعت کی)

آپ کے تلامذہ (شاگرد):

- آپ سے ابو اسحاق بن حمزہ اور ابو الشیخ بن حیان نے روایت کی ہے۔ جو کہ آپ کے شیوخ سے بھی ہیں اور آپ سے بڑے ہیں۔
- ابو بکر بن مردویہ
- ابن علی ذکوانی
- ابو سعید نقاش
- ابو نعیم اصبہانی
- حمزۃ ابن یوسف سہمی

- ابو منصور محمد بن الحسن صواف
- ابوالحسن بن شہریار
- محمد بن طاہر بن طبا طبا علوی
- محمد بن طاہر نقیب
- محمد بن عمر البقال
- محمد بن الحسین برجی
- ابو سعد محمد بن بطہ
- ابو علی محمد بن احمد بن ماشاذہ المقدِر
- محمد بن عبد الواحد جوہری
- محمد بن سلامہ
- احمد بن محمد صائغ
- احمد بن محمد ثقفی
- احمد بن محمد بن دیزکہ
- ابراہیم بن منصور سبط بحرویہ
- احمد بن محمد بن ھاموشہ
- داؤد بن سلیمان وکیل
- شیبان بن محمد جرقوی
- طاہر بن محمد بن احمد بن مندہ
- طاہر بن محمد عکلی

- طلحہ بن عبد الملک تاجر
- علی بن محمد دلیلی
- عمر بن حسین صائغ
- عمر بن عبد العزیز وزان
- عبد الواحد بن ابراہیم اَردَستانی
- عبد الرزاق بن عمر بن شمہ
- عبد الرزاق بن احمد بقال
- ابو طاہر بن عبد الرحیم کاتب
- منصور بن الحسین تانی وغیرہا۔

آپ کا علمی مقام اور آپ کی شان میں اقوالِ علماء:

امام حافظ ابو بکر بن مردویہ نے اپنی تاریخ میں فرمایا، ابن مقری ثقہ مامون (راوی) اور صاحبِ اصول ہیں، آپ نے شام، عراق اور مصر میں کثیر احادیث لکھیں۔

اور حافظ ابو نعیم اصبہانی نے تاریخِ اصبہان میں فرمایا کہ آپ بڑے محدث، ثقہ، صاحبِ مسانید و اصول ہیں۔ آپ نے عراق اور مصر میں بے شمار احادیث کی سماعت کی ہے۔

امام ابو بکر بن نقطہ نے 'تقیید' میں فرمایا، ابو بکر مقری حافظ اصبہانی ثقہ فاضل تھے۔

امام حافظ ذہبی نے 'سیر اعلام النبلاء' میں فرمایا کہ ابن مقری شیخ، حافظ، طلبِ علم کے لئے کثرت سے سفر کرنے والے، صدوق راوی، مسند الوقت ہیں۔ آپ صاحبِ

"المعجم" اور "الرحلہ الواسعہ" ہیں۔ آپ نے امام ابو حنیفہ ﷛ کی مسند بھی تصنیف فرمائی نیز دیگر بھی بڑی کتب لکھیں۔

امام ذہبی ہی نے "تذکرۃ الحفاظ" میں فرمایا، اصبہان کے محدث، امام، ثقہ وحافظ ہیں۔

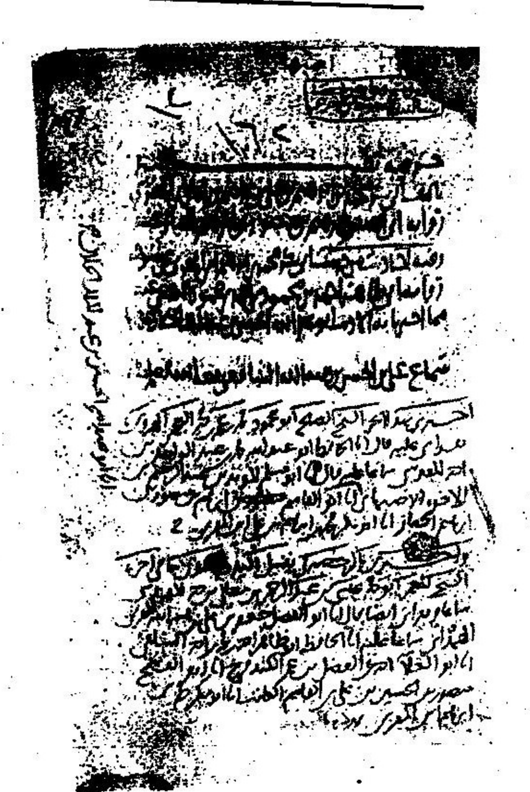
آپ کا وصال:

آپ نے ۲ شوال المکرم ۳۸۱ سن ھجری کو ۹۶ برس کی عمر مبارک میں وصال فرمایا ﴿إِنَّا لله وإِنَّا إِلَيهِ راجِعُونَ﴾ اللہ تعالیٰ آپ کے مزار پر انوار پر رحمت ورضوان کی بارشیں نازل فرمائے (آمین)۔

آپ کی تصنیفات:

- الأربعون حديثاً
- تقبيل اليد (جوکہ بحمد اللہ تعالیٰ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے)
- حديث ابن المقرئ
- حديث نافع بن أبي نُعيم القاري
- عوالي الليث بن سعد
- غرائب مالك
- الفوائد (وهو في ثمانية أجزاء) آٹھ جلدوں پر مشتمل کتاب
- مسند الإمام أبي حنيفة ﷛
- المعجم الكبير

عکس مَخطُوطات



ابن عساکر کے نسخہ سے کتاب کے ابتدائی صفحہ کے مخطوطات کا عکس

بسم الله الرحمن الرحيم

ابن عساکر کے نسخہ سے کتاب کے ابتدائی صفحہ کے مخطوطات کا عکس

ابن عساکر کے نسخہ سے کتاب کے آخری حصہ کے مخطوطات کا عکس

دوسرے نسخہ سے کتاب کے ابتدائی صفحہ کے مخطوطات کا عکس

ابي عمرو بن العبدي قد دخل علينا ابو السخيباني فسأله عن شيء
فلم يخرج فقال لي من هذا الفتى قلت هذا ابو السخيباني فقال
يا ابا الحارث ان يخرج فلان يعقوبه قال فاخذ بيده وسلم عليه
فقبل يده وحدثنا علي بن الحسن محمد بن العنبري الماذراني بالبصرة
ابو الحسن محمد بن غالب ثنا عبد الرحمن بن حماد ثنا الاعمى العلي بن
منصور ثنا عبد الملك بن عمير عن علي بن سلمة عن عبد الرحمن عن ابي الهيثم بن
التيهان ان النبي صلى الله عليه وسلم لقيه فاعتنقه والتزمه وقبله نحرها
بن قتيبة ثنا عمران بن حبيل الدمشقي ثنا شهاب بن خراش ثنا ابو
نصر عن الحسن عن ابي رجاء العطاردي قال اتيت المدينة فاذا
الناس مجتمعون واذا في وسطهم رجل يقبل راس رجل وهو
يقول انا فداك ولولا انت هلكنا فقلت من المقبل ومن المقبل
قيل ذاك عمر بن الخطاب يقبل راس ابي بكر رضي الله عنه في
قتال اهل الردة الذين منعوا الزكوة ثم حدثنا محمد بن
ثنا ابو بكر يعرف بابن خيران ثنا علي بن محمد بن شعيب ثنا
محمد بن علي بن ... ثنا الحسن بن داود الاحمر ثنا حماد بن سلمة
عن عمار بن ابي عمار ان زيد بن ثابت ركب يوما فاخذ ابن عباس
بركابه فقال تنح يا ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هكذا امرنا ان
نفعل بعلمائنا وكبرائنا فقال زيد ارني يدك فاخرج يده فقال
هكذا امرنا ان نفعل باهل بيت نبينا صلى الله عليه وسلم آخر الجزء
والحمد لله رب العالمين وصلواته على سيدنا محمد وآله وسلم

دوسرے نسخہ سے کتاب کے آخر کے مخطوطات کا عکس

پیشِ لفظ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين
وعلى آله وأصحابه أجمعين أما بعد:

زیر نظر کتاب دست بوسی (تقبیل الید) امام ابو بکر محمد بن ابراہیم بن مقری (متوفی ۳۸۱ھ) علیہ الرحمہ کی مرویات سے تالیف شدہ ہے، اَلحَمدُ للهِ عَلیٰ مَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ کہ مجھ ناچیز کو اس کتاب کا اُردو ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس خدمت کو اپنے دربار میں قبول فرمائے اور اسے میری میرے والدین واساتذہ و متعلقین وجملہ مسلمانوں کی مغفرت کا ذریعہ بنادے (آمین بجاہ حبیبہ الکریم ﷺ)۔

محمد فرحان قادری رضوی عفی عنہ
دار احیاء العلوم
پوسٹ بکس نمبر ۴۹۴۹، کراچی ۷۴۰۰۰۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ روایتِ کتاب

أخبرنا الشيخ الإمام الأديب أبو عبد الله الحسين بن عبد الملك بن الحسين الخلال الأصبهاني بقراءتي عليه بها في صفر سنة اثنين وثلاثين وخمس مائة. قال: أخبرنا أبو القاسم إبراهيم بن منصور بن إبراهيم سِبط بَحْرُيَه قراءةً عليه وأنا أسمع. قال: أخبرنا أبو بكر محمد بن إبراهيم بن علي بن عاصم بن زاذان بن المقرئ الأصبهاني قراءة عليه قال:

(راویٔ کتاب امام ابنِ عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں) ہمیں شیخ امام ادیب ابو عبد اللہ حسین بن عبد الملک بن الحسین خلال اصبہانی نے اصبہان میں ۵۳۲ھ میں، میرے ان کو سناتے ہوئے بتایا، فرمایا کہ ہمیں ابو القاسم ابراہیم بن منصور بن ابراہیم سبط بحرویہ نے اُن کو سناتے ہوئے خبر دی جبکہ میں سن رہا تھا، فرمایا کہ ہمیں ابو بکر محمد بن ابراہیم بن علی بن عاصم بن زاذان بن مقری اصبہانی نے اُن کو سناتے ہوئے فرمایا (اور ان کا مقولہ بقیہ کتاب ہے)۔

تقبيل اليد

دست بوسی

۱- پہلی حدیث

سند:

حدثنا أبو محمد عبدان بن أحمد، حدثنا مسروق بن المرزبان، حدثنا عبد السلام بن حرب، عن إسحاق بن عبد الله بن أبي فروة:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں ابو محمد عبدان بن احمد نے بیان فرمایا وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں مسروق بن مرزبان نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں عبد السلام بن حرب نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے روایت کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ:

حدیث شریف:

عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن أبيه قال: لما نزلت توبتي أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقبّلت يده

حضرت عبد الرحمن بن کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب میری توبہ (کی قبولیت) نازل ہوئی تو میں نبی

ور كبتيه.(1)	کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے دستہائے اقدس اور مبارک گھٹنوں کو بوسے دیے۔

۲- دوسری حدیث

سند:

حدثنا محمد بن الحسين بن شهريار البغدادي بها، حدثنا محمد بن يزيد بن رفاعة أبو هشام الرفاعي، حدثنا سعيد بن عامر، حدثنا شعبة، عن زياد بن علاقة:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں محمد بن الحسین بن شہریار بغدادی نے بغداد میں بیان کیا، فرمایا کہ ہمیں محمد بن یزید بن رفاعہ ابو ہشام رفاعی نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں سعید بن عامر نے بیان کیا فرمایا ہیں کہ ہمیں شعبہ نے زیاد بن علاقہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ:

حدیث شریف:

عن أسامة بن	حضرت اُسامہ بن شریک سے مروی ہے فرمایا کہ، ہم

(۱) اس حدیث کو امام طبرانی نے "معجم کبیر" میں حدیث نمبر ۱۸٦ پر نقل کیا ہے اور امام ابن حجر عسقلانی شافعی نے "فتح الباری شرح صحیح البخاری" میں نقل کیا ہے ملاحظہ کیجئے حدیث نمبر: ۳۱۵٦ (ج ۸، ص ۱۲۲)۔

شريك قال: قمنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقبلنا يده.(1)

رسول اللہ ﷺ کی جانب (تعظیماً) کھڑے ہوئے اور آپ کی دست بوسی کی سعادت حاصل کی۔

۳-تیسری حدیث

سند:

حدثنا أبو يعلى أحمد بن علي بن المثنى الموصلي، حدثنا أبو خيثمة زهير بن حرب، قال: حدثنا ابن فضيل، عن يزيد بن أبي زياد، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى،

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں امام ابو یعلیٰ نے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ہمیں ابو خیثمہ زہیر بن حرب نے بیان کیا، فرمایا کہ ہمیں ابن فضیل نے بیان کیا، انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی، انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ:

(1) اس حدیث کو علامہ ابن حجر عسقلانی نے 'فتح الباری شرح صحیح البخاری' میں نقل کیا ہے۔ (ج۱۱، ص ۵۷) زیر حدیث:۵۹۱۰، اور فرمایا کہ امام نووی فرماتے ہیں کہ کسی شخص کی پرہیزگاری، قابلیت، علم یا عظمت وغیرہ کی وجہ سے اس کے ہاتھ چومنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ مستحب ہے۔

حديث شريف:

عن ابن عمر أنه قبّل يد النبي ﷺ.(۱)	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی دست بوسی کی۔

٤- چوتھی حدیث

سند:

حدثنا أبو يعلي الموصلي وأبو عروبة الحَرَّاني، قالا: حدثنا محمد بن بشار: بُنْدار، حدثنا محمد بن جعفر وابن مهدي وأبو داود وسهل بن يوسف قالوا: حدثنا شعبة، عن عمرو بن مرة قال: سمعت عبد الله بن سلمة:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں امام ابو یعلی اور ابو عروبہ حرانی نے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ہمیں محمد بن بشار بندار نے بیان کیا، فرمایا کہ ہمیں محمد بن جعفر اور ابن مہدی اور ابو داؤد

---

(۱) اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی "مسند" میں حدیث نمبر ۴۷۵۰ پر روایت کیا (ج ۲، ص ۲۳)۔ اور امام ہیثمی نے مجمع الزوائد باب قبلۃ الید میں نقل کیا (ج ۸، ص ۴۲)۔ امام بخاری نے "الادب المفرد" میں حدیث نمبر ۱۰۰۱ پر باب تقبیل الید میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا دیگر چند صحابہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے دستِ اقدس کو چومنا روایت کیا ہے۔

سہل بن یوسف نے بیان کیا، فرمایاکہ ہمیں شعبہ نے عمروبن مرہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایاکہ عمروبن مرہ نے فرمایاکہ میں نے عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ کوفرماتے سناکہ:

حدیث شریف:

عن صفوان بن عسّال، أن يهودياً قال لصاحبه: اذهب بنا إلى هذا النبي [ﷺ] قال: فقبّلا يده ورجله وقالا: نشهد أنك نبي الله ﷺ.(1)

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: ہمیں اس نبی ﷺ کے پاس لے چلو، راوی (حضرت صفوان رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں، کہ پھر ان دونوں نے نبی کریم ﷺ کے دست اقدس اور پیر مبارک چومے (اور کہا) ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے نبی ﷺ ہیں۔

---

(1) اس حدیث کو امام حاکم نے 'مستدرک' میں حدیث نمبر٢٠ پر (ج١، ص٥٢)۔ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند میں (ج٤، ص٢٣٩)۔ اور امام ترمذی نے اپنی سنن میں باب ما جاء في قبلة اليد والرجل میں حدیث نمبر٢٧٣٢ پر۔ اور امام بیہقی نے 'سنن کبریٰ' میں باب ما علی من رفع الی السلطان الخ (ج٨، ص١٦٦) میں۔ اور امام نسائی نے 'سنن کبریٰ' میں حدیث نمبر٣٥٤١ پر (ج٢، ص٣٠٦) میں اور 'سنن مجتبیٰ' میں باب السحر میں حدیث نمبر٤٠٧٨ پر۔ اور امام ابن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ نے 'المصنف' میں حدیث نمبر٣٦٥٤٣ پر (ج٧، ص٣٢٨) میں تخریج کیا ہے۔

٥-پانچویں حدیث

سند:

حدثنا محمد بن علي بن مخلد الدّارَكي، حدثنا إسماعيل بن عمرو البجلي، حدثنا حِبّان بن علي، عن صالح بن حيان:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) حضرت محمد بن علی بن مخلد نے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ہمیں اسماعیل بن عمرو بجلی نے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ہمیں حبان بن علی نے صالح بن حیان سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

حدیث شریف:

عن ابن بريدة عن أبيه قال: جاء أعرابي إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله! إني قد أسلمتُ، فأرني شيئا أزدد به يقيناً. قال: "ما الذي تريد"؟ قال: ادع تلك الشجرة فلتأتك، قال: "اذهب فادعها" قال:

حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا، یا رسول اللہ (ﷺ) بے شک میں اسلام تو لے آیا ہوں (مگر پھر بھی) آپ مجھے کوئی ایسا معجزہ دِکھایئے کہ میرا یقین مزید پختہ ہو، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ عرض کی، اس درخت کو بلایئے کہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوجائے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (وہاں) جاؤ اور بلا لاؤ (آجائے گا) راوی فرماتے ہیں

فأتاها الأعرابي فقال: أجيبي رسول الله ﷺ! قال: فمالت على جانب من جوانبها، فقطّعت عروقَها، ثم مالت على الجانب الآخر فقطّعت عروقها، ثم أقبلت عن عروقها وفروعها مغبرةً فقالت: عليك السلام يا رسول الله! قال: فقال الأعرابي: حسبي حسبي يا رسول الله! فقال لها: "ارجعي" فرجعت فجاست على عروقها وفروعها كما كانت. فقال الأعرابي: يا رسول الله ائذن لي أن أقبل رأسك ورجليك! فأذن له. ثم قال: يا رسول الله!

کہ وہ اعرابی اس درخت کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ! راوی فرماتے ہیں (بس یہ کہنا تھا) کہ درخت ایک سمت کو جھکا اور اپنی جڑیں علیحدہ کیں پھر دوسری جانب جھکا تو مزید چند جڑیں جدا کیں پھر آگے کی جانب جھکا تو چند اور خدمتِ اقدس کی حاضری کے لئے درخت نے الگ کردیں پھر درخت اپنی تمام جڑوں اور تنوں کے ساتھ گرد میں آلودہ، خدمتِ ناز میں حاضر ہوا اور عرض کی، آپ پر سلام ہوں یارسول اللہ! (ﷺ) تو اعرابی نے عرض کی (بس بس) مجھے کافی ہے مجھے کافی ہے یارسول اللہ (ﷺ) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، (اے درخت) لوٹ جا! تو وہ درخت جوں کا توں اپنی سابقہ ہیئت پر لوٹ گیا تو اعرابی نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) مجھے آپکے سر اقدس اور قدم مبارک کو بوسے دینے کی اجازت مرحمت فرمائیں! تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت عطا کی، پھر اس نے کہا یارسول اللہ (ﷺ) مجھے اجازت دیجئے کہ (معاذ اللہ) آپ کو سجدہ کروں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے! اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو اس

اتذن لي أن أسجد لك! فقال: «لا يسجد أحد لأحد، ولو أمرت أحداً أن يسجد لأحد لأمرت المرأة تسجد لزوجها لعظم حقه عليها».(1)	کے شوہر کے مرتبہ کی وجہ سے حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے (لہذا غیر اللہ کو سجدہ جائز نہیں)

٦- چھٹی حدیث

سند:

حدثنا إبراهيم بن عبد الله الزبيـــي العسكري بها، وأبو يعلى الموصلي بها، قالا: حدثنا محمد بن صُدْران، قال: حدثنا طالب ابن حُجَيْر العبدي:

(1) اس حدیث کو علامہ ابن حجر عسقلانی نے 'فتح الباری شرح صحیح بخاری' میں امام بخاری کی 'الادب المفرد' کے حوالے سے نقل کیا ہے (ج ۱۱، ص ۵۷)، اور امام حاکم نے اپنی مستدرک میں نقل کیا (ج ۴، ص ۱۷۲)۔ غیر اللہ کو سجدہ بنیتِ عبادت ہو تو کفر ہے اور بنیتِ تعظیم ہو تو ہماری شریعت میں حرام ہے ایسا کرنے والا سخت گنہگار ہوگا کافر نہیں۔ (م-ع-ن)

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں حضرت ابراہیم بن عبد اللہ زبیبی عسکری اور امام ابویعلی موصلی نے حدیث بیان کی فرماتے ہیں کہ ہمیں محمد بن صدران نے حدیث بیان کی فرمایا کہ ہمیں ابن حجیر عبدی نے بیان کیا فرمایا کہ:

حدیث شریف:

نا هود العصري [العبدي] عن جده قال: بينما رسول الله ﷺ يحدّث أصحابه إذ قال لهم: «إنه سيطلع عليكم من هذا الوجه رَكْبٌ [هم] من خير أهل المشرق» فقام عمر بن الخطاب فتوجّه في ذلك الوجه فلقي ثلاثة عشر راكباً، فرحَّبَ وقرَّب وقال: مَن القوم؟ قالوا: نفرٌ من عبد قيس، قال: فما أقْدَمَكم هذه البلدة، التجارةُ؟ قالوا: لا. قال: تبيعون سيوفكم هذه؟

حضرت ہود عصری عبدی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ سے بیان فرمارہے تھے کہ ان سے فرمایا، عنقریب تم پر اس طرف سے ایک قافلہ ظاہر ہوگا، وہ اہلِ مشرق میں سب سے بہتر ہیں، تو حضرت عمر ؓ کھڑے ہوئے اور مشرق کی سمت چل دیئے وہاں تیرہ سواروں سے ملے انہیں مرحبا کہا اور قریب ہوئے اور استفسار فرمایا، یہ کونسی قوم ہو؟ عرض کی: عبد قیس سے ایک قافلہ ہے، فرمایا، اس شہر میں کیسے آنا ہوا کاروباری غرض سے؟ عرض کی نہیں، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم اپنی ان تلواروں کو بیچتے ہو؟ عرض کی: نہیں، فرمایا: تو یقیناً تم اُن صاحب کی طلب میں آئے

قالوا: لا. قال: فلعلكم إنما قدمتم في طلب هذا الرجل؟ قالوا: أجل! فمشى معهم يحدثهم إذ نظر إلى النبي ﷺ قال: هذا صاحبكم الذي تطلبونه. فرمى القوم بأنفسهم عن رحالهم فمنهم من سعى، ومنهم من مشى، ومنهم من هرول، حتى أتوا النبي ﷺ وأخذوا بيده، فقبلوها، وقعدوا إليه وبقي الأشج وهو أصغر القوم، فأناخ الإبل وعقلها وجمع متاع القوم، ثم أقبل يمشي على تؤدة حتى أتى النبي ﷺ فأخذ بيده فقبّلها، فقال: له رسول الله ﷺ: «فيك

ہوا؟ عرض کی: جی ہاں، تو حضرت عمر انہیں ساتھ لے چلے تاکہ انہیں بتائیں کہ اچانک ان کی نظر نبی کریم ﷺ کی جانب گئی تو فرمایا، یہ تمہارے صاحب ہیں جنہیں تم چاہتے ہو، تو (یک لخت) لوگ اپنی سواریوں سے کود پڑے کوئی دوڑتے ہوئے تو کوئی چلتے چلتے تو کوئی گھسٹتا ہوا نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچا اور (دیوانہ وار) آپ کے دستِ اقدس کو تھامتے چومتے اور آپ کے گرد بیٹھ گئے اور ان میں حضرت اشج باقی رہ گئے جوکہ قوم میں سب سے چھوٹے تھے پس انہوں نے اپنے اُونٹ کو بٹھایا اور اسے باندھ کر قوم کا سامان جمع کیا پھر آہستگی سے بڑھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کی دست بوسی کی سعادت حاصل کی تو اُن سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آپ میں دو خصلتیں ہیں جنہیں اللہ ﷻ پسند فرماتا ہے، تو حضرت اشج رضی اللہ عنہ نے عرض کی، وہ کیا ہیں یا نبی اللہ؟ فرمایا، بردباری اور آہستگی، عرض کی یا نبی اللہ! کیا یہ چیز

خصلتان يحبهما الله ﷻ»

قال: وما هما يا نبي الله؟

قال: «الأناة والتُّؤَدة» قال:

يا نبي الله! أشيء جُبِلْتُ

عليه أو تَخَلُّقاً مني؟ قال:

«بل جَبْلٌ جُبِلْتَ عليه»

فقال: الحمد لله الذي

جبلني على ما يحب الله

ﷻ ورسوله ﷺ وأقبل

القوم بتمرات لهم

يأكلونها، فجعل النبي ﷺ

يحدثهم بها، يسمي لهم:

«هذا كذا، وهذا كذا»

قالوا: أجل يا نبي الله! وذكر

الحديث.(1)

مجھ میں فطرۃً ہے یا میری طرف سے از روئے بناوٹ ہے؟ فرمایا (نہیں) بلکہ یہ فطرۃً آپ میں راسخ ہیں۔ تو (حضرت اشج رضی اللہ عنہ) نے پڑھا، تمام خوبیاں اللہ کو جس نے میری فطرت میں وہ رکھا جسے اللہ ﷻ اور اسکے رسول ﷺ پسند فرماتے ہیں اور کھجوریں کھاتے قوم کی جانب بڑھے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حدیث بیان فرمانی شروع کی اور بتایا یہ یوں ہے یہ یوں ہے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم (سعادت مندی سے) کہتے جی یا نبی اللہ! اور (یوں ہی راوی نے) مزید حدیث شریف بیان فرمائی۔

(1) اس حدیث کو علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں حدیث نمبر:۴۱۱۰ سے قبل باب وفد عبد القیس کی شرح بیان کرتے ہوئے نقل کیا ہے۔ (ج۸، ص۸۵)۔ اور علامہ مزی نے اس حدیث کو تہذیب الکمال میں نقل کیا (ج۱۳، ص۳۵۵)۔

٧- ساتویں حدیث

سند:

حدثنا أبو يعلى، حدثنا محمد بن مرزوق، حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري، حدثنا أبي:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں امام ابویعلی نے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ہمیں محمد بن مرزوق نے بیان کیا، فرمایا کہ ہمیں محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا، فرمایا کہ میرے والد نے بیان کیا کہ:

حدیث شریف:

عن جميلة أم ولد أنس بن مالك قالت: كان ثابت إذا أتي أنساً قال: يا جارية هاتي طيباً أمَسُّه بيدي، فإن ثابتاً إذا جاء لم يرض حتى يقبّل

حضرت جمیلہ رضی اللہ عنہا (جو کہ) اُمّ ولد (ہیں) انس بن مالک ﷺ (کی)، فرماتی ہیں، حضرت ثابت جب انس ﷺ کے پاس آتے تو (حضرت جمیلہ سے) فرماتے اے باندی! خوشبو لاؤ میں اپنے ہاتھوں سے لگاؤں، پس بے شک حضرت ثابت

يدي(١) جب بھی آتے تو میرا ہاتھ چومے بغیر راضی نہ ہوتے۔

٨-آٹھویں حدیث

سند:

حدثنا محمد بن محمد بن بدر الباهلي بمصر، حدثنا محمد بن الوزير الدمَشقي، حدثنا مروان بن محمد:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں محمد بن محمد بن بدر باہلی نے مصر میں حدیث شریف بیان کی، فرمایا کہ ہمیں محمد بن وزیر دمشقی نے بیان کیا، فرمایا کہ ہمیں مروان بن محمد نے بیان کیا، فرمایا کہ:

حدیث شریف:

حدثنا أبو عبد الملك حضرت ابو عبد الملک قاری نے بیان کیا، فرمایا کہ

(١) اس حدیث کو امام ابو یعلی نے اپنی مسند میں حدیث نمبر٣٣٩٣ پر (ج٦، ص٢١٣) روایت کیا، اور امام بیہقی نے اس حدیث کو اپنی کتاب شعب الایمان میں حدیث نمبر١٦٠٥ پر (ج٢، ص٢٢٩) ذکر کیا۔ اور امام ابو یعلی کے حوالے سے امام ہیثمی نے مجمع الزوائد میں نقل کیا (ج١، ص١٣٠)۔ اور امام اصبہانی نے اپنی تالیف حلیۃ الاولیاء میں (ج٢، ص٣٢٧) نقل کیا۔ اور مزی نے تہذیب الکمال میں ذکر کیا (ج٣، ص٣٦٦)۔ اور امام ابو سعد تمیمی سمعانی نے یہ حدیث اپنی کتاب ادب الاملاء والاستملاء میں ذکر کی (ج١، ص١٣٩)۔

القارئ قال: سمعت يحيى بن الحارث يقول: قال لنا واثلة بن الأسقع: ترون كفي هذه؟ بايعت بها رسول الله صلى الله عليه وسلم. قال [و] قلت له: ناولني كفك فناولنيها فأخذتها فقبّلتها.(1)

میں نے یحییٰ بن حارث کو فرماتے سنا کہ ہم سے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے اپنی اس ہتھیلی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی سعادت حاصل کی ہے! تو (حضرت رجاء نے عرض کی)، مجھے آپ کی ہتھیلی دیجئے! (راوی فرماتے ہیں) تو انہوں نے اپنی ہتھیلی مجھے دی (یعنی میری جانب بڑھائی) تو میں نے ان اسے تھاما اور بوسہ دیا۔

۹- نویں حدیث

سند:

حدثنا الحسين بن إسماعيل القاضي، حدثنا علي بن أحمد الجواربي، قال: حدثنا يحيى بن راشد أبو بكر مستملي أبي عاصم، حدثنا طالب بن حُجير العبدي:

---

(1) اس حدیث کو امام بخ ، الفاظ کے اختلاف کے ساتھ 'الادب المفرد' میں حدیث نمبر ۱۰۰۲ پر باب تقبیل الید میں روایت کیا ہے۔

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں حسین بن اسماعیل قاضی نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں علی بن احمد جوارنی نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں یحییٰ بن راشد ابو بکر مستملی ابو عاصم نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں طالب بن حجیر عبدی نے بیان کیا فرمایا کہ:

حدیث شریف:

حدثنا هود بن عبد الله ابن سعد قال: سمعت مزيدة العبدي يقول: وَفَدنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: فنزلت إليه فقبّلت يده[1]

ہمیں ہود بن عبد اللہ بن سعد نے بیان کیا (فرمایا) کہ میں نے مزیدہ عبدی کو فرماتے سنا کہ ہم قافلہ کی صورت میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، فرماتے ہیں تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے دستِ اقدس کو بوسہ دیا۔

(۱) اس حدیث کو امام بخاری نے تاریخ کبیر میں باب مزیدہ میں حدیث نمبر ۲۰۴۸ پر روایت کیا ہے (ج۸، ص۳۰)۔ اور ابو محمد انصاری نے طبقات المحدثین باصبہان میں حدیث نمبر ۳۴۴ پر (ج۳، ص۲۵۷) ذکر کیا ہے۔

۱۰-دسویں حدیث

سند:

حدثنا سَلامة بن محمود بن عيسى بن قَزَعة العسقلاني الشيخ الصالح، حدثنا محمد بن خلف:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں سلامہ ابن محمد بن عیسیٰ بن قزعہ عسقلانی شیخِ صالح نے حدیث بیان کی فرمایا کہ ہمیں محمد بن خلف نے بیان کیا فرمایا کہ:

حدیث شریف:

حدثنا روّاد قال: سمعت سفيان يقول: تقبيل يد الإمام العادل سنة.(1)

ہمیں رواد نے بیان کیا فرمایا کہ میں نے حضرت سفیان ﷺ کو فرماتے سنا کہ امامِ عادل کی دست بوسی سنت ہے۔

---

(1) امام ابو محمد جرجانی متوفی ۳۴۵ھ اپنی تاریخِ جرجان میں روایت نقل کرتے ہیں کہ محمد بن بندار عطار نے فرمایا کہ ہمارے ہاں امیر کی دست بوسی سنت ہے (ج۱، ص۳۹۳)۔ اور یہی قول امام ابو سعد تمیمی سمعانی متوفی ۵۶۲ھ نے اپنی ادب الاملاء والاستملاء میں نقل فرمایا (ج۱، ۱۳۹)۔ اور امام بیہقی اپنی سنن کبریٰ میں حدیث شریف روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر ﷺ شام تشریف لائے تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے آپ کا استقبال کیا اور آپ کی دست بوسی کی پھر دونوں روتے ہوئے جدا ہوئے، راوی حضرت تمیم بن سلمہ ﷺ فرمایا کرتے کہ دست بوسی سنت ہے (ملاحظہ کیجئے سنن کبریٰ بیہقی حدیث نمبر۱۳۳۶۳ ج۷، ص۱۰۱)۔

۱۱۔گیارھویں حدیث

سند:

حدثنا عبد الله بن جعفر القصير، حدثنا أحمد بن الحسين سَجَّادة، حدثنا صالح بن مالك، حدثنا عبيد الله بن سعيد قائد الأعمش، عن الأعمش، عن أبي سفيان:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں حضرت عبداللہ بن جعفر قصیر نے حدیث بیان کی فرمایا کہ ہمیں احمد بن الحسین سجادہ نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں صالح بن مالک نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں عبید اللہ بن سعید قائد اعمش نے بیان کیا فرمایا کہ اعمش سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت ابوسفیان سے مروی ہے فرمایا کہ:

حدیث شریف:

عن جابر أن عمر قام إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقبل يده[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دست بوسی کی۔

---

(۱) علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی نے اس حدیث کو فتح الباری شرح صحیح البخاری میں باب الاخذ بالید میں حدیث نمبر ۵۹۱۰ کے تحت ذکر کیا ہے (ج ۱۱، ص ۵۷)۔

١٢-بارہویں حدیث

سند:

حدثنا أحمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفي ببغداد، حدثنا أبو نصر التمار، حدثنا عطاف بن خالد المخزومي، عن عبد الرحمن بن رَزين:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں احمد بن الحسن بن عبد الجبار صوفی نے بغداد شریف میں حدیث بیان کی فرمایا کہ ہمیں ابو نصر تمار نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں عطاف بن خالد مخزومی نے عبد الرحمن بن رزین سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا فرمایا کہ:

حدیث شریف:

عن سلمة بن الأكوع قال: بايعت بيدي هذه رسول الله ﷺ فقبلناها فلم ينكر ذلك.[1]

حضرت سلمہ بن اکوع ﷛ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اس ہاتھ سے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی سعادت حاصل کی، (راوی فرماتے ہیں) لہذا ہم نے (صحابیٔ رسول ﷺ) حضرت سلمہ بن اکوع کی دست بوسی کی اور آپ نے ہمیں منع نہ فرمایا۔

---

(1) اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی معجم الاوسط میں حدیث نمبر٦٥٧ پر روایت کیا ہے (ج١، ص٢٠٥)۔ اور مزی نے تہذیب الکمال میں ذکر کیا ہے (ج١٧، ص٩٢)۔ اور ہیثمی نے امام طبرانی کی اوسط کے حوالے سے مجمع الزوائد کے باب قبلۃ الید میں اس حدیث کو نقل کیا

۱۳-تیرہویں حدیث

سند:

حدثنا أحمد بن الحسن الصوفي، حدثنا سليمان بن أيوب صاحب البصري، حدثنا سفيان بن حبيب، عن شعبة، عن عمرو بن مرة:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں احمد بن الحسن صوفی نے حدیث بیان کی فرمایا کہ ہمیں سلیمان بن ایوب صاحب البصری نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں سفیان بن حبیب نے بیان کیا کہ انہوں نے شعبہ سے روایت کی اور انہوں نے عمرو بن مرہ سے روایت کی (فرمایا) کہ:

حدیث شریف:

عن ذكوان، أن رجلا — قال: أراه يقال له: صهيب- قال: رأيت علياً [ﷺ] يُقَبِّلُ يدي العباس أو رجله ويقول

حضرت ذکوان ﷺ سے مروی ہے کہ ایک شخص جنہیں صہیب کہا جاتا انہوں نے فرمایا، کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو (اپنے چچا) حضرت عباس ﷺ کے ہاتھ یا پاؤں چومتے دیکھا جبکہ آپ (یعنی حضرت

(ج۸، ص۴۲)۔ اور امام ابو حاتم تمیمی بستی نے اس حدیث کو اپنی ثقات میں روایت کیا ہے (ج۵، ص۸۲)۔

أي عَمّ ارضَ عنيّ!(١) علی) ﷺ فرمارہے تھے اے چچا! مجھ سے راضی ہوجائیے

١٤۔چودھویں حدیث

سند:

حدثنا أحمد بن علي بن المثنى الموصلي قال: حدثتنا أم الهيثم بنت عبد الرحمن بن فَضَالة بن عبد الله بن أبي بكر السعدية من بني سعد بن بكر -وَجَدَّتُها فيما ذكرتْ: حليمةُ بنتُ كبشة بنت [أبي] ذؤيب القطوية مرضع النبي ﷺ- قالت: حدثني أبي عبد الرحمن بن فَضَالة بن عبد الله بن أبي بكر بن ربيعة، حدثني أبي فَضَالة بن عبد الله:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں امام ابویعلی احمد بن علی نے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ہمیں اُمّ ہیثم بنت عبد الرحمن بن فضالہ بن عبد اللہ بن بکر سعدیہ جو قبیلۂ بنی سعد بن بکر سے ہیں، نے حدیث بیان کی، جن کی دادی جیساکہ مذکور ہے حلیمہ بنت کبشہ بنت ابی ذؤیب قطویہ، نبی کریم ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں، (اُنہوں نے) فرمایا کہ مجھے عبد الرحمن بن فضالہ بن عبد اللہ بن ابوبکر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی فرمایاکہ مجھے ابو فضالہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی فرمایاکہ:

(١) اس حدیث کوامام ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں ذکرکیا ہے (ج٢، ص٩٤)۔ اورامام بخاری نے "الادب المفرد" میں حدیث نمبر١٠٠٥ پر باب تقبیل الید میں سوائے آخری الفاظ کے روایت کیا ہے۔

حديث شريف:

حدثني أبي عبد الله بن أبي بكر -وكان عبد الله قد رأى النبي ﷺ- أن عامر بن الطفيل انتهى إلى رسول الله ﷺ فقال له النبي ﷺ: ((يا عامر! أسْلِمْ تَسْلَمْ)) قال: لا واللات والعزّى! لا أسلم حتى تعطيني المَدرَ وأعِنَّة الخيل والوبر والعمود. قال رسول الله ﷺ: ((لا تصيب أبداً يا عامر بن الطفيل واحداً منهم حتى تُسْلِمَ)) قال: واللات والعزّى! لأملأنها عليك خيلاً ورجالاً وذكر كلاماً كثيراً ثم لحق برسول الله ﷺ فأرسل خطام ناقته

حضرت ابو عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی حالانکہ عبد اللہ نے نبی کریم ﷺ کا دیدار کیا تھا، کہ عامر بن طفیل (قبل از اسلام) نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچے تو ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اسلام لا سلامتی پا! تو وہ (معبودانِ باطلہ کی) قسم کھانے لگے کہ لات اور عزی کی قسم جب تک آپ مجھے سرداری، عمدہ گھوڑے کی لگامیں، اونٹ اور علم (یعنی سپہ سالاری) نہ دے دیں میں ایمان نہیں لاتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عامر تم جب تک اسلام نہ لاؤ گے ان میں سے کچھ نہ پاسکوگے! تو عامر بن طفیل کہنے لگے لات اور عزی کی قسم میں اسے گھڑ سواروں اور پیادوں کی صورت میں آپ کے لئے بھرپور کردوں گا اور طویل کلام کیا، پھر رسول اللہ ﷺ سے آملے اور اپنی اونٹنی کی لگام چھوڑ دی اور اسلحہ پھینک دیا اور لوٹتے ہوئے آئے یہاں

وطرح السلاح وأقبل يتعادى حتى أتى رسول الله ﷺ فقبل قدميه وقال: أشهد أن لا إله إلا الله وأنك رسول الله، آمنت بك وبما أنزل عليك. [و]عقد له رسول الله ﷺ اللواء، على يدي رسول الله [ﷺ]، وأعطاه رسول الله ﷺ السيف، وقاتل بين يدي رسول الله ﷺ.

تک کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کے مقدس پیروں کو چوما اور پڑھا: أشهد أن لا إله إلا الله وأنك رسول الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کی سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں) میں آپ پر ایمان لایا جو آپ پر نازل ہوا اس پر ایمان لایا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستائے اقدس پر ان کے لئے اپنے دستِ اقدس پر علم کا معاہدہ فرمایا اور انہیں تلوار عطا فرمائی اور حضرت عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے جہاد کیا۔

۱۵۔پندرہویں حدیث

سند:

حدثنا الطحاوي، حدثنا إبراهيم بن أبي داود البُرُلّسِيُّ، حدثنا عبد الرحمن بن المبارك، حدثنا سفيان بن حبيب، حدثنا شعبة، حدثنا عمرو بن مرة، عن أبي صالح ذكوان:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں امام طحاوی نے حدیث بیان کی فرمایا ہمیں ابراہیم بن ابی داؤد برلسی نے بیان کیا فرمایا ہمیں عبد الرحمن بن المبارک نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں سفیان بن حبیب نے بیان کیا، فرمایا ہمیں شعبہ نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں عمرو بن مرہ نے بیان کیا انہوں نے ابو صالح ذکوان سے روایت کی کہ،

حدیث شریف:

عن صهيب مولى العباس قال: رأيت علياً يُقَبِّلُ يد العباس ورجله ويقول: يا عَمِّ ارضَ عني. (١)

حضرت صہیب، حضرت عباس ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے مروی ہے فرمایا، کہ میں نے حضرت علی ﷺ کو حضرت عباس ﷺ کے ہاتھ اور پیر کو بوسہ دیتے دیکھا جبکہ حضرت علی ﷺ فرمارہے تھے، اے چچا مجھ سے راضی ہوجائیے۔

١٦-سولھویں حدیث

سند:

حدثنا محمد بن العباس الرازي قال: حدثنا أبو حاتم الرازي قال: حدثنا عَبْدَة بن سليمان قال: حدثنا مصعب ابن ماهان:

(١) اس حدیث کی تخریج تیرہویں حدیث شریف کے تحت گزر چکی۔

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں حضرت محمد بن عباس رازی نے حدیث بیان کی فرمایا کہ ہمیں ابو حاتم رازی نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں عبدہ بن سلیمان نے بیان کیا فرمایا ہمیں مصعب بن ماہان نے بیان کیا فرمایا کہ:

حدیث شریف:

عن سفیان قال: تقبیل ید الإمام العادل سنة.[1]

حضرت سفیان ﷜ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ عادل امام کی دست بوسی سنت ہے۔

١٧-سترہویں حدیث

سند:

حدثني أحمد بن الحسن بن هارون الصبّاحي بالرملة قال: حدثنا أبو بكر محمد بن عبد الله الزهري قال:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں احمد بن الحسن بن ہارون صباحی نے رملہ میں حدیث بیان کی فرمایا کہ ہمیں ابو بکر محمد بن عبد اللہ زہری نے بیان کیا فرمایا کہ:

---

(1) دسویں حدیث میں اس کی تخریج گزرچکی ہے۔ علامہ علاؤالدین حصکفی 'در مختار' میں فرماتے ہیں کہ مصنف نے جامع سے نقل کیا کہ دیندار حاکم اور سلطانِ عادل کی دست بوسی میں حرج نہیں، بلکہ کہا گیا کہ سنت ہے۔ (کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء)

حدیث شریف:

حدثنا موسى بن داود قال: كنت عند سفيان بن عيينة فجاء حسين الجعفي، فقام ابن عيينة فقبّل يده[1]

حضرت موسی بن داؤد نے بیان کیا فرمایا کہ میں حضرت سفیان بن عیینہ ﷺ کی بارگاہ میں تھا، تو حضرت حسین جعفی تشریف لائے پس ابن عیینہ (استقبال کے لئے) کھڑے ہوئے اور آپ کی دست بوسی کی۔

۱۸۔اٹھارہویں حدیث

سند:

حدثني ابن أخي أبي زرعة، حدثنا أبو يوسف القَلُوسي، حدثنا أبو همّام الحارثي،

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں ہمارے بھتیجے زرعہ نے حدیث بیان کی فرمایا کہ ہمیں ابو یوسف قلوسی نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں ابو ہمام حارثی نے بیان کیا کہ:

(1) اس حدیث کو دیگر الفاظ کے ساتھ علامہ قیسرانی نے تذکرۃ الحفاظ میں حدیث نمبر۳۳۶ پر ذکر کیا ہے (ج۱، ص۹۴۳)۔

حدیث شریف:

نا هُذيل بن عقيل أبو صخر: سمعت ثابتا البناني يقول: قلت لأنس بن مالك: أُحِبُّ أن أقبّل ما رأيتَ به رسول الله ﷺ فأمكنه من عينيه.

حضرت ہذیل بن عقیل ابو صخر نے بیان کیا کہ میں نے ثابت بنانی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ میں آپ کے اس مبارک عضو کو بوسہ دینا چاہتا ہوں جس سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کے دیدار کا شرف حاصل کیا، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی آنکھیں چومنے دیں۔

١٩۔اُنیسویں حدیث

سند:

حدثنا إسحاق بن أحمد بن نافع الخزاعي بمكة، حدثنا محمد بن يحيى بن أبي عمر [العَدَني]، حدثنا سفيان قال:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں اسحاق بن احمد بن نافع خزاعی نے مکہ معظمہ میں حدیث بیان کی فرمایا کہ ہمیں محمد بن یحیی بن ابی عمر عدنی نے بیان کیا کہ حضرت سفیان نے فرمایا کہ:

حدیث شریف:

حدث ابن جُدْعان، قال: سمعت ثابتاً يقول لأنس: مسست رسول الله ﷺ بيدك؟ قال: نعم! قال: فأعطني يدك، فأعطاه، فقبلها.[1]

حضرت ابن جدعان نے حدیث بیان کی فرمایا کہ میں نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کو حضرت انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے عرض کرتے سنا کہ کیا آپ نے اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو چھوا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جی، تو عرض کی مجھے اپنے دستہائے اقدس تو دیجئے! لہذا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ ان کی جانب بڑھائے تو حضرت ثابت نے ان (مبارک ہاتھوں) کو بوسہ دیا۔

٢٠ - بیسویں حدیث

سند:

حدثني أحمد بن الحسن بن هارون الصَّبَّاحي بالرملة، حدثنا أبو بكر محمد بن عبد الله الزهري:

---

(١) اس حدیث کو امام بخاری نے "الادب المفرد" میں حدیث نمبر١٠٠٣ پر باب تقبیل الید میں اور امام احمد بن حنبل نے العلل ومعرفۃ الرجال میں حدیث نمبر٤٧٥٩ پر روایت کیا ہے (ج٣، ص١٧٠)۔

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں احمد بن الحسن بن ہارون صباحی نے رملہ میں حدیث بیان کی فرمایا کہ ہمیں ابو بکر محمد بن عبد اللہ زہری نے بیان کیا فرمایا کہ:

حدیث شریف:

حدثنا موسى بن داود قال: كنت عند سفيان بن عيينة فجاء الحسين الجعفي، فقام ابن عيينة فقبّل يده[1]

حضرت موسیٰ بن داؤد نے بیان کیا فرمایا کہ میں حضرت سفیان بن عیینہ ﷺ کی بارگاہ میں تھا، تو حضرت حسین جعفی تشریف لائے پس ابن عیینہ (ان کے استقبال کے لئے) کھڑے ہوئے اور آپ کی دست بوسی کی۔

۲۱۔ اکیسویں حدیث

سند:

[قال الشيخ أبو بكر]: حدث يونس بن حبيب، حدثنا أبو داود، حدثنا مطر الأعنق:

(۱) اس حدیث کو دیگر الفاظ کے ساتھ علامہ قیسرانی نے تذکرۃ الحفاظ میں حدیث نمبر۳۳۶ پر ذکر کیا ہے (ج۱، ص۹۴۳)۔

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) شیخ ابو بکر نے یونس بن حبیب نے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ہمیں ابو داؤد نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں مطر اعنق نے بیان کیا فرمایا:

حديث شريف:

حدثتني أم أبان بنت الوازع ابن الزارع أن جدها الزارع انطلق في وفد إلى رسول الله ﷺ مع أشج عبد القيس. قالت: قال جدي: فلما قدمنا المدينة قيل: هذا رسول الله ﷺ، فما ملكنا أنفسنا أن وثبنا عن رواحلنا فجعلنا نقبّل يديه ورجليه.(١)

مجھے اُم ابان بنت وازع بن زارع نے حدیث بیان کی کہ ان کے دادا زارع، اشج عبد القیس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی جانب ایک وفد میں چلے، ام ابان نے فرمایا کہ میرے دادا نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ پہنچے تو کہا گیا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں تو ہم اپنی سواریوں سے کودے بغیر نہ رہ سکے ہم نے آپ ﷺ کے دستہائے اقدس اور قدمین شریفین کو بوسے دینے شروع کئے۔

(١) اس حدیث کو امام بخاری نے "الادب المفرد" میں حدیث نمبر۱۰۰۳ پر اور امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں کتاب الادب میں حدیث نمبر۵۲۲۵ پر اور امام ابو بکر شیبانی نے الآحاد والمثانی میں حدیث نمبر۱۶۸۴ پر ذکر کیا ہے (ج۳، ص۳۰۴)۔

۲۲- بائیسویں حدیث

سند:

أخبرنا أبو يعلى، حدثنا داود بن عمر، حدثنا محمد بن عبد الله بن عُبيد بن عُمير، حدثنا يحيى بن سعيد، عن القاسم:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں امام ابو یعلی نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں داؤد بن عمر نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں محمد بن عبد اللہ بن عبید بن عمیر نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں یحیی بن سعید نے بیان کیا کہ حضرت قاسم سے مروی ہے فرمایا کہ:

حدیث شریف:

عن عائشة [رضي الله عنها]، قالت: لما قَدِمَ جعفرٌ على أصحاب النبي ﷺ تَلَقّاه رسولُ الله ﷺ فاعتنقه وقبّل بين عينيه.[۱]

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضرت جعفر جب (شام سے لوٹ کر) اصحابِ رسول ﷺ و ﷺ میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ ان سے ملے اور معانقہ فرمایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

(۱) اس حدیث کو امام حاکم نے اپنی مستدرک علی الصحیحین میں حدیث نمبر۱۱۹۶ پر روایت کیا ہے (ج۱، ص۳۶۴)۔ اور امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں ذکر کیا (ج۴، ص۲۸۱)۔ اور امام

٢٣- تیئسویں حدیث

سند:

حدثنا أحمد بن محمد المَصَاحفِي، حدثنا محمد بن إسماعيل [و]الترمذي حدثنا إبراهيم بن يحيى بن هانئ، حدثنا أبي، عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن مسلم، عن عروة:

(راوی کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں احمد بن محمد مصاحفی نے حدیث بیان کی کہ ہمیں امام بخاری وترمذی نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں ابراہیم بن یحیی بن ہانی نے بیان فرمایا کہ ہمیں میرے والد نے بیان کیا فرمایا کہ حضرت محمد بن اسحاق سے مروی ہے وہ حضرت محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ:

حدیث شریف:

عن عائشة رضي الله عنها، قالت: استأذن

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ (آپ ﷺ کے لے پالک)

ابویعلی نے اپنی معجم میں باب الدال میں حدیث نمبر۱۶۶ پر اسے ذکر کیا (ج۱، ص۱۵۲)۔ اور امام منذری نے الترغیب والترھیب (ج۱، ص۲۶۸) میں نقل کیا۔ اور علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی نے لسان المیزان میں حدیث نمبر۵۱۰ پر اسے نقل کیا (ج۴، ص۲۶۹)۔ اور ابن حجر عسقلانی ہی نے الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ میں اس حدیث کو نمبر ۹۶۰ پر نقل کیا (ج۲، ص۲۳۱)۔ اور علامہ زیلعی نے نصب الرایہ (ج۴، ص۲۵۴) میں یہ حدیث نقل کی۔

زيد بن حارثة على النبي ﷺ فاعتنقه وقبّله.(1)	حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے داخلہ کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اُن سے معانقہ فرمایا اور انہیں بوسہ دیا۔

۲۴-چوبیسویں حدیث

سند:

حدثنا محمد بن عبد الله بن عبد السلام البيروتي مكحول، حدثنا يوسف بن سعيد بن مسلّم، حدثنا خالد بن يزيد:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں محمد بن عبد اللہ بن عبد السلام بیروتی مکحول نے حدیث بیان کی فرمایا، ہمیں یوسف بن سعید بن مسلم نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں خالد بن یزید نے بیان کیا، فرمایا کہ:

---

(1) اس حدیث کو امام طحاوی نے شرح معانی الآثار (ج۴، ص۲۸۱) میں نقل کیا۔ اور علامہ ابن حجر عسقلانی شافعی نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں زیر حدیث نمبر ۵۹۰۷ باب قول النبی ﷺ قوموا الی سیدکم میں ذکر کیا (ج۱۱، ص۵۲)۔ اور ابن حجر عسقلانی ہی نے اس حدیث کو الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ میں حدیث نمبر ۹۶۰ میں ذکر کیا (ج۲، ص۲۳۱)۔ یوں ہی علامہ عسقلانی نے تلخیص الحبیر میں بھی حدیث نمبر ۱۸۳۸ پر اس حدیث کو ذکر کیا (ج۴، ص۹۶)۔ اور علامہ زیلعی نے اس حدیث کو نصب الرایہ (ج۴، ص۲۵۶) میں نقل کیا۔

حديث شريف:

حدثنا أبو مالك الأشجعي قال: قلت لعبد الله بن أبي أوفى: ناولني يدك التي بايعت بها رسول الله ﷺ فناولنيها فقبّلتُها.

ہمیں ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ (تابعی) نے بیان کیا فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ مجھے اپنا وہ ہاتھ دیجئے جس سے آپ نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی، لہذا انہوں نے مجھے اپنا دستِ اقدس دیا تو میں نے اسے بوسہ دیا۔

۲۵ - پچیسویں حدیث

سند:

أخبرنا ابن حيّان، حدثنا إبراهيم بن محمد بن الحسن، حدثنا محمد بن معاوية بن صالح، حدثنا عبد الرحمن بن مالك ابن مِغْول، عن ليث، عن مجاهد:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں ابن حیان نے حدیث بیان کی فرمایا، کہ ہمیں ابراہیم بن محمد بن الحسن نے بیان کیا فرمایاکہ ہمیں محمد بن معاویہ بن صالح نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن مالک بن مغول سے روایت کی انہوں نے لیث سے اور لیث نے حضرت مجاہد (تابعی) سے روایت کی کہ:

حدیث شریف:

عن ابن عباس قال: صنع رسول الله ﷺ إلى رجل معروفاً فقبّل يد رسول الله ﷺ خمس مرات۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ بھلائی فرمائی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے دستِ اقدس کو پانچ مرتبہ بوسے دیئے۔

۲۶-چھبیسویں حدیث

سند:

أخبرنا عبد الله بن محمد بن حيّان، حدثنا أبو خُبيب العباس بن أحمد بن محمد القاضي البِرْتي، حدثنا أحمد بن محمد بن عبد الله بن القاسم بن أحمد بن نافع بن أبي بزّة، حدثني أبي محمد، عن أبيه، عن جده:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں عبداللہ بن محمد بن حیان نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں ابو خبیب عباس بن احمد بن محمد قاضی برتی نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں احمد بن محمد بن عبداللہ بن قاسم بن نافع بن ابی بزہ نے بیان کیا، فرمایا کہ مجھے ابو محمد نے اپنے والد کی روایت سے حدیث بیان کی اور ان کے والد نے ابو محمد کے دادا سے روایت کی کہ:

حديث شريف:

عن أبي بزة قال: دخلت مع مولاي عبد الله بن السائب على رسول الله ﷺ، فقمت إلى رسول الله ﷺ فقبّلتُ رأسه ويده ورجله.(أ)

حضرت ابو بزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اپنے آقا عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا پس میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا ہوگیا اور آپ کے سرِ انور اور دست مبارک اور قدم مبارک کو بوسے دیئے۔

٢٧- ستائیسویں حدیث

سند:

حدثنا أبو يعلى، حدثنا عبد الأعلى بن حماد، حدثنا عثمان بن عمر، حدثنا إسرائيل، عن ميسرة بن حبيب، عن المنهال بن عمرو، عن عائشة بنت طلحة:

(أ) اس حدیث کو امام ابو الحسین عبد الباقی بن قانع متوفی ۳۵۱ھ نے معجم الصحابہ رضی اللہ عنہم میں حدیث نمبر ۱۲۲۰ پر روایت کیا ہے (ج۳، ص۲۳۷)۔

(راوی کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں امام ابو یعلی نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں عبد الاعلی نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں حماد نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں عثمان بن عمر نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں اسرائیل نے بیان کیا فرمایا کہ حضرت میسرہ بن حبیب سے مروی ہے وہ منہال بن عمرو سے روایت کرتے ہیں وہ عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ:

حدیث شریف:

عن أم المؤمنين عائشة أنها قالت: ما رأيت أحداً منْ خلْق الله ﷻ كان أشْبه حديثاً وكلاماً برسول الله ﷺ من فاطمة -عليها السلام- وكانت إذا دخلت عليه رحّب بها وقام إليها، فأخذ بيدها، وقبّلها وأجلسها في مجلسه، وكانت إذا دخل عليها قامت إليه فرحّبت به وقبّلته فدخلت عليه في مرضه

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ میں نے حضرت فاطمہ (بنت رسول اللہ ﷺ) سے زیادہ کسی کو آپ ﷺ کے گفتار میں مشابہ نہیں دیکھا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جب کبھی آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں آپ ﷺ ان کا استقبال فرماتے اور ان کے لئے کھڑے ہوتے ان کا ہاتھ تھامتے اور آپ رضی اللہ عنہا کو (شفقتاً) بوسہ دیتے اور اپنی جگہ بٹھاتے اور جب کبھی آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے لئے کھڑی ہوجاتیں، آپ ﷺ کا استقبال کرتیں اور آپ ﷺ کو (تعظیماً) بوسہ دیتیں، (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ میں جب آپ ﷺ کی بارگاہ میں آپ کے مرض وصال کے دوران خانہ

الذي توفي فيه، فأسرّ إليها فبكت، ثم أسرّ إليها فضحكت. فقلت: كنت أحسب أن لهذه المرأة فضلاً على النساء، فإذا هي امرأة منهن تبكي إذا هي ضحكت، فسألتها. فقالت: إني إذا لبذرة. فلما توفي رسول الله ﷺ سألتها قالت أسرّ إليّ أنه ميت، فبكيتُ، ثم أسرّ إليّ فأخبرني أني أول أهله لحوقا به فضحكت.(1)

ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں پھر کچھ سرگوشی فرمائی تو ہنسنے لگیں تو میں نے سوچا میں تو سمجھتی تھی کہ انہیں تمام عورتوں پر فضیلت حاصل ہے مگر یہ تو روتے روتے ہنس رہی ہیں؟ تو میں نے ان سے پوچھا کہنے لگیں میں اس وقت رنجیدہ ہوں، تو جب رسول اللہ ﷺ کا ظاہری وصال ہوا تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے پہلے مجھے اپنے وصال کی خبر دی تو میں رودی پھر مجھ سے سرگوشی فرمائی اور بتایا کہ میں (جنت میں) آپ ﷺ کے اہل خانہ میں، میں پہلی ہوں جو آپ سے ملوں گی تو میں (خوشی سے) ہنس دی۔

(1) اس حدیث کو امام بخاری نے "الادب المفرد" میں حدیث نمبر ۹۷۴ پر، امام ابو داود نے کتاب الادب میں حدیث نمبر ۵۲۱۷ پر، امام ترمذی نے حدیث نمبر ۳۸۷۲ پر، امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث نمبر ۶۹۵۳ پر باب ذکر ﷺ فاطمۃ انہا اول لاحق بہ من اہلہ بعد وفاتہ میں

۲۸-اٹھائیسویں حدیث

سند:

أخبرني أحمد بن محمد بن إبراهيم بن حكيم، حدثنا أبو حاتم، حدثنا الهيثم بن عبيد الله:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں احمد بن محمد بن ابراہیم بن حکیم نے خبر دی فرمایا کہ ہمیں ابو حاتم نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں ہیثم بن عبید اللہ نے بیان کیا، فرمایا کہ:

حدیث شریف:

أخبرنا حماد بن زيد قال: كنت عند أبي هارون العبدي فدخل علينا أيوب السختياني فسأله عن شيء ثم قام

ہمیں حضرت حماد بن زید نے بیان کیا فرمایا کہ میں ہارون عبدی کے پاس تھا تو ہمارے پاس حضرت ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ تشریف لائے پس ان سے کسی چیز کے متعلق پوچھا پھر کھڑے ہوئے اور تشریف لے جانے لگے، ہارون عبدی نے مجھ سے پوچھا یہ

روایت کیا ہے (ج۱۵، ص۴۰۳)۔ اور امام بیہقی نے اپنی سنن کبری میں حدیث نمبر ۹۲۳۷ پر (ج۵، ص۳۹۲) میں ذکر کیا ہے۔ اور امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں حدیث نمبر ۲۶۴۵ پر روایت کیا (ج۶، ص۲۸۲)۔ اور امام ابو بکر شیبانی نے الآحاد والمثانی میں حدیث نمبر ۲۹۶۹ پر روایت کیا (ج۵، ص۳۵۸)۔ اور امام ابو بشر محمد بن احمد دولابی متوفی ۳۱۰ھ نے الذریۃ الطاہرۃ میں روایت کیا ہے (ج۱، ص۱۰۰)۔

فخرج فقال لي: من هذا الفتى؟ قلت: هذا أيوب السختياني. فقال: يا أبا بكر أردت أن تخرج قبل أن نعرفك؟ قال: فأخذ بيده وسلّم عليه فقبّل يده

نوجوان کون ہیں؟ میں نے بتایا یہ ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ ہیں تو ہارون عبدی نے آواز لگائی اے ابو بکر کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ اس سے پہلے ہی تشریف لے جائیں کہ ہم آپ کو پہچانیں، راوی فرماتے ہیں پھر انہوں نے ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور انہیں سلام کیا اور آپ کی دست بوسی کی۔

۲۹- اُنتیسویں حدیث

سند

حدثنا علي بن إسحاق بن محمد بن البَختَري الماذَرائي بالبصرة أبو الحسن، حدثنا محمد بن غالب، حدثنا عبد الرحمن ابن صادر، أخبرنا عبد الحكيم بن منصور، أخبرنا عبد الملك بن عمير،

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں علی بن اسحاق بن محمد بن بختری ماذرائی ابو الحسن نے بصرہ میں حدیث بیان کی، فرمایا کہ ہمیں محمد بن غالب نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں عبد الرحمن ابن صادر نے بیان کیا، فرمایا کہ ہمیں عبد الحکیم بن منصور نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں عبد الملک بن عمیر نے بیان کیا فرمایا کہ:

حديث شريف:

عن أبي سلمة بن عبد الرحمن، عن أبي الهيثم بن التَّـيِّهان أن النبي ﷺ لقيه فاعتنقه والتزمه وقبّله.

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابو الہیثم بن التیہان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے ملاقات فرمائی تو ان سے معانقہ فرمایا اور انہیں سینے سے لگایا اور بوسہ دیا۔

٣٠- تیسویں حدیث

سند:

حدثنا ابن قتيبة، حدثنا عمران بن أبي جميل الدمشقي، حدثنا شهاب بن خراش، حدثنا أبو نُصَيْرَةَ عن الحسن:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں ابن قتیبہ نے بتایا فرمایا کہ ہمیں عمران بن ابی جمیل دمشقی نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں شہاب بن خراش نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں ابو نصیر نے بیان کیا کہ حضرت حسن سے مروی ہے فرمایا کہ:

حديث شريف:

عن أبي رجاء العُطاردي قال: أتيت المدينة فإذا

حضرت ابو رجاء عطاردی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں مدینہ آیا تو وہاں لوگ جمع تھے اور ان

الناس مجتمعون، وإذا في وسطهم رجل يقبّل رأس رجل وهو يقول: إنا فداؤك، لولا أنت هلكنا. فقلت: مَن المقبِّل ومن المقبَّل؟ قال: ذاك عمر بن الخطاب يقبّل رأس أبي بكر [ﷺ] في قتال أهل الردة الذين منعوا الزكاة[1].

کے درمیان ایک شخص دوسرے کی پیشانی یہ کہتے ہوئے چوم رہا تھا کہ ہم آپ پر فدا ہیں آپ کے ہوتے ہم ہلاکت سے بچ گئے تو میں نے پوچھا یہ بوسہ دینے والے کون ہیں اور جنہیں بوسہ دیا وہ کون ہیں؟ تو کہا گیا یہ (چومنے والے) عمر بن خطاب ﷺ ہیں جو حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کی پیشانی مرتد مانعینِ زکوۃ کے خلاف جنگ کرنے پر چوم رہے تھے

---

(۱) اس حدیث کو امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد متوفی ۵۹۷ھ نے صفوۃ الصفوۃ میں روایت کیا ہے (ج۱، ص۲۵۰)۔

۳۱-اکتیسویں حدیث

سند:

حدثنا محمد بن علي نا أبو يشجُب يعرب بن خيران، حدثنا علي بن محمد بن شبيب، حدثنا أحمد بن علي ابن زيد، حدثنا الحسن بن داود الأحمر، حدثنا حماد بن سلمة:

(راویٔ کتاب فرماتے ہیں کہ) ہمیں محمد بن علی نے حدیث بیان کی فرمایا کہ ہمیں ابویشجب معروف بہ ابن خیران نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں علی بن محمد بن شبیب نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں احمد بن علی بن زید نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں حسن بن داؤد احمر نے بیان کیا فرمایا کہ ہمیں حماد بن سلمہ نے بیان کیا فرمایا کہ:

حدیث شریف:

عن عمار بن أبي عمار، أن زيد بن ثابت ركب يوماً، فأخذ ابن عباس بركابه فقال: تنحَّ يا ابن عمّ رسول الله ﷺ فقال: هكذا أُمرنا أن نفعل بعلمائنا وكبرائنا.

حضرت عمار بن ابی عمار ﷜ سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت ﷜ ایک روز سوار ہونے لگے تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کی رکاب درست کرنے لگے تو زید بن ثابت نے عرض کی ایسا مت کریں اے رسول اللہ ﷺ کے چچازاد، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہمیں اپنے علماء اور بڑوں کے ساتھ ایسے ہی سلوک کا حکم

فقال زيد: أرني يدك. فأخرج يده فقبّلها فقال: هكذا أُمرنا أن نفعل بأهل بيت نبينا ﷺ.

ہے! تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کی اپنا ہاتھ دکھائے! تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسے بوسہ دیا اور عرض کی ہمیں اہلِ بیت جنوں نے آپ ﷺ کی زیارت کی ان کے ساتھ ایسا سلوک کرنے کا حکم ہے!۔

والحمد لله رب العالمين وصلى الله على [سيدنا] محمد وآله وسلم

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا اور درود وسلام نازل فرمائے اللہ تعالی ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر (آمین)

